سیّد نفیس الحسینی نفیسؔ

(۱۹۳۳ء-۲۰۰۸ء)

سیّد انور حسین؛ المعروف سیّد نفیس الحسینی نفیس، "سیّد القلم" اور "نفیس رقم" کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں سولہ مرتبہ قرآنِ پاک کی کتابت کی۔ آپ کی جائے ولادت تحصیل ڈسکہ میں موضع گھوڑیالہ ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب پندرہ واسطوں سے حضرت خواجہ گیسودرازؒ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے اپنے نواحی گاؤں بھوپال والا سے ۱۹۴۶ء میں مڈل، سٹی مسلم ہائی سکول لائل پور (فیصل آباد) سے ۱۹۴۸ء میں میٹرک، گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے ۱۹۵۰ء میں ایف۔ اے اور ۱۹۵۳ء میں اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔

سیّد انور حسین کا گھرانا فنِ خطّاطی کا مرکز تھا اور آپ کو چھوٹی عمر ہی سے خطّاطی کا شوق تھا۔ آپ کے والد صاحب جب خطّاطی کرتے تو آپ ان کے دائیں جانب کھڑے ہو جاتے اور انھیں کتابت یا خطّاطی کرتے دیکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ سکول کے ابتدائی دور میں آپ کی لکھائی ہم جماعت طلبہ سے بہت اچھی تھی اور وہ آپ سے اپنی کاپیوں پر اپنا نام لکھواتے تھے۔ اس حوالے سے آپ کا آبائی پیشہ خطّاطی تھا۔

اس ضمن میں آپ نے بذاتِ خطِ نسخ، خطِ نستعلیق، خطِ دیوانی، خطِ ثلث، خطِ رقاع اور خطِ کوفی میں متعدد فن پاروں کے علاوہ کلامِ اقبالؒ پر نستعلیق جلی میں بڑے دل کش انداز میں خطّاطی کے فن پارے تخلیق کیے جو ایوانِ اقبالؒ میں آویزاں ہیں۔ آپ کو عجائب گھر لاہور اور خانہ کعبہ کے دروازے پر بھی خطّاطی کرنے کا شرف حاصل ہے۔ اسی بنا پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے آپ کے فن کے اعتراف میں ۱۹۸۶ء میں پرائیڈ آف پرفارمنس کا اعزاز حاصل ہوا۔

سیّد نفیس الحسینی نفیسؔ کا میلانِ طبع اوائل عمری ہی سے شاعری کی طرف تھا۔ اس ضمن میں ان کے تین نعتیہ شعری مجموعے "گلہائے نقش"، "برگِ گل" اور "نفائس النبیؐ" جن کی کتابت بھی آپ نے خود کی تھی، بڑے اہتمام سے شائع ہوئے۔ ان تینوں مجموعوں کا تمام تر کلام عشق و عقیدت کے جذبات سے لبریز ہے۔ "برگِ گل" میں حمد و نعت، ساقیِ کوثر، تجھ سا کوئی نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک، یادِ مدینہ، ارمغانِ مدینہ، انوارِ مدینہ، آرزوئے حسرت، صحنِ حرم، پیام آہی گیا اور مَیں تو اس قابل نہ تھا، جیسا کلام شامل ہے جو عشق و محبت کے وفورِ جذبات کا حامل ہے۔

Web Version of PECTAA Not for Sale

سبق: ۲

نعت

تدریسی مقاصد:

- نعت کے لغوی و اصطلاحی معنی سے آگاہ کرتے ہوئے صنفِ نعت گوئی کی روایت اور ارتقا کا جائزہ لینا۔
- طلبہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت اور سنّت کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اپنے کردار کو ڈھالنے کی ترغیب دینا۔
- طلبہ کو سیّد نفیس الحسینی نفیسؔ کے نعتیہ اُسلوب کی امتیازی خصوصیات سے روشناس کرانا۔

اے رسولِ امیںؐ، خاتم المُرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بہ صِدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تُوؐ عالی نَسب، اے تُو والا حَسب
دُودمانِ قریش کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّد الاوّلیں، سیّد الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرۃُ المنتہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سرمدی تاج کی، زُلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃُ القدر" تیری مُنوّر جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؔ انفسِ دوجہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

(برگِ گل)

Web version of PECTAA
Not for Sale

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں:

(الف) رسولِ امیں ﷺ اور خاتم المرسلین ﷺ کس عظیم ہستی کو کہا جاتا ہے؟
(ب) "سدرۃُ المنتہیٰ" اور "قابَ قوسین" سے کیا مراد ہے؟
(ج) آپ ﷺ کے نسب کے حوالے سے شاعر نے کیا کہا ہے؟
(د) شاعر نے رسولِ پاک ﷺ کے کس سفر کی طرف اشارہ کیا ہے؟
(ہ) شاعر نے رسولِ پاک ﷺ کی مدح و ثنا میں کون کون سے الفاظ بہ طور قافیہ استعمال کیے ہیں؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) یہ نعت ہیئت میں لکھی گئی ہے:
(الف) غزل کی　(ب) مخمّس کی　(ج) مُسدّس کی　(د) مثنوی کی

(ii) نعت کے اشعار میں صنعت نمایاں ہے:
(الف) صنعتِ تضمین　(ب) صنعتِ مراعات النظیر　(ج) صنعتِ تکرار　(د) صنعتِ لف ونشر

(iii) "سکّہ رواں ہونا" اُردو قواعد کی رُو سے ہے:
(الف) ضرب المثل　(ب) روزمرّہ　(ج) محاورہ　(د) کنایہ

(iv) "رسولِ امیں" اُردو قواعد کی رُو سے ہے:
(الف) مرکّبِ عطفی　(ب) مرکّبِ اضافی　(ج) مرکّبِ توصیفی　(د) مرکّبِ عددی

(v) نعت کے چوتھے شعر میں صنعت استعمال ہوئی ہے:
(الف) صنعتِ تجنیس　(ب) صنعتِ تضاد　(ج) صنعتِ تلمیح　(د) صنعتِ حُسنِ تعلیل

(vi) یہ نعت شاعر کے مجموعۂ شاعری سے لی گئی ہے:
(الف) "گلہائے نعت" سے　(ب) "صلّو علیہ وآلہٖ" سے　(ج) "برگِ گل" سے　(د) "نفائس النبیؐ" سے

۳۔ اس نعت میں استعمال ہونے والی تراکیب کی نشان دہی کریں۔

۴۔ نعتیہ متن کے اہم نکات کو سمجھتے ہوئے نعت کا خلاصہ تحریر کریں۔

تلمیح: جب کلام میں کسی تاریخی، قرآنی، مذہبی یا کسی سماجی واقعہ کو چند لفظوں میں اشارۃً یوں بیان کیا جائے کہ سارا واقعہ تازہ ہو جائے تو اس کو تلمیح کہتے ہیں۔ مثلاً: درج ذیل اشعار میں ابنِ مریم اور چاہِ یوسف کی تلمیحات استعمال ہوئی ہیں:

Web Version of PECTAA Not for Sale

ابنِ مریمؑ ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(غالبؔ)

آ رہی ہے چاہِ یوسفؑ سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت

(حالیؔ)

۵۔ زیرِ مطالعہ نعت میں استعمال ہونے والی تلمیحات کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کی وضاحت کریں۔

۶۔ شعری محاسن کی روشنی میں درج ذیل اشعار کی تشریح کریں:

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمّت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیسؐ انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

۷۔ سمعی و بصری ذرائع سے کسی معروف شاعر کی کوئی نعت پڑھیں اور اس پر تبصرہ کریں۔

۸۔ درج ذیل نعت کے اشعار درست تلفظ اور لب و لہجہ کے ساتھ پڑھیں اور ان کے معانی پر غور کرتے ہوئے اپنی زندگی کے لیے رہ نمائی حاصل کریں:

تُوؐ مقصدِ تخلیق ہے تُوؐ حاصلِ ایماں
جو تجھ سے گریزاں وہ خدا سے ہے گریزاں
کردار کا یہ حال صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآں
اشکوں سے ترے دِین کی کھیتی ہوئی سیراب
فاقوں نے ترے دہر کو بخشا سر و ساماں

(ماہرؔ القادری)

نظم بہ لحاظِ ہیئت: (غزل، مخمس، مسدّس)

غزل: غزل کے تمام اشعار آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ پہلا شعر مطلع ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشعار کا مصرعِ ثانی مطلعے سے ہم قافیہ ہوتا ہے۔ آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو، مقطع کہلاتا ہے۔ شاملِ نصاب نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

Web version of PECTAA Not for Sale

مخمس: ایسی نظم ہے جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں۔

مسدّس: ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوتے ہیں۔

علامہ اقبالؒ کے درج ذیل نعتیہ اشعار مسدّس کی ہیئت میں ہیں:

ہو نہ یہ پھول تو بُلبل کا ترنّم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا اِستادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے

(جوابِ شکوہ: بانگِ درا)

۹۔ شاملِ نصاب نعت میں ایک شعر میں یارانِ نبیؐ کی توصیف بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت کریں اور چاروں یارانِ نبیؐ کی خصوصی صفات بیان کریں۔

۱۰۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اِعراب کے ساتھ واضح کریں:

عقیدہ لقب حسب دودمان درثمین منظر قوسین کہکشاں

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- کالج میں اس نعت کو تحت اللفظ پڑھنے کے مقابلے میں حصّہ لیں۔
- علامہ اقبالؒ کے نعتیہ کلام کو ترنّم سے پڑھنے کے مقابلے کا کلاس میں اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو اُردو میں نعت گوئی اور نعت خوانی کی روایت کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔
- طلبہ کو نعت میں مذکور صفات النبیؐ کے ذریعے سے اپنے کردار و عمل اور اخلاق کو سنوارنے کی تلقین کریں۔
- شاملِ نصاب نعت کی بلند خوانی کریں اور وضاحت طلب پہلوؤں کی وضاحت کریں۔

Web version of PECTAA
Not for Sale